سوال

(240)لباس لٹکانا مطلقاً جائز نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

اگر انسان تکبر و نخوت کے ارادہ کے بغیر اپنا کپڑا لٹکائے تو کیا پھر بھی اس پر حرام ہے اور کیا آستین میں بھی اسبال (کا حکم) ہے؟ (عبداللطیف۔ م۔ ع۔ الریاض)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

لباس کو لٹکانا مطلقاً جائز نہیں۔ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((ما اسفل مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزار فهُوَفِي النَّارِ))

''تہبند کا جتنا حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہوگا۔''

اسے بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ نیز آپ ﷺ نے جابر بن سلیم والی حدیث میں فرمایا:

((اِيَاکَ والاسْبَالَ فانَّہٗ مِنَ الْمَخِيْلَةِ))

''کپڑا نیچے لٹکانے سے بچو کیونکہ یہ تکبر کی وجہ سے ہوتا ہے۔''

نیز نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ، اَلْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ، والمنَّانُ ما اعطى، والمنفق سلعته بالحلف الكاذب))

''تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ کلام کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور انہیں دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔ ایک اپنے تہبند کو لٹکانے والا، دوسرا کسی کو کچھ دے کر جتلانے والا اور تیسرا وہ شخص جو جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال فروخت کرنے والا۔''

اس حدیث کی مسلم نے اپنی صحیح میں تخریج کی اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ تکبر کا ارادہ رکھتا تھا یا نہ رکھتا تھا کیونکہ ان احادیث میں عموم ہے اور اس لیے بھی کہ بسا اوقات یہ کام

کبر و نخوت کی وجہ ہی سے ہوتا ہے اور اگر اس نے ازراہ تکبر نہ بھی کیا ہو تو بھی یہ تکبر و نخوت کا وسیلہ ہے۔ نیز اس میں عورتوں سے مشابہت اپنے کپڑوں کو میل کچیل اور گندگی پر رگڑنے کے علاوہ اسراف بھی ہے۔

اور اگر یہ تکبر کے قصد سے ہو تو اس کا گناہ بڑھ جاتا ہے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے :

((مَنْ جَرَّ ثَوبَہ خُیلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللہ الیہ یومَ القیامۃ))

''جس نے تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔''

البتہ رسول اللہ ﷺ کا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ کہنا کہ : ''تم ان سے نہیں، جو یہ کام ازراہ تکبر کرتے ہیں۔'' جبکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ ''میرا تہبند ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ الا یہ کہ میں اسے باندھتا رہوں۔''... تو یہ اس بات پر دلیل ہے کہ جسے ایسی بات پیش آئے جو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو درپیش تھی تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ جبکہ وہ تہبند کو باندھتا رہے اور اسے اسی لٹکی ہوئی حالت میں چھوڑ رکھنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

رہی کفوں کی بات، تو سنت یہ ہے کہ وہ پہنچے سے آگے نہ ہوں اور یہ وہ مقام ہے جو بازو اور ہتھیلی کو الگ کرنے والا ہے

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دار السلام

ج1

محدث فتویٰ